2921

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۃ القمر ۵۴

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ ۱ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا
سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ ۲ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ ۳ وَلَقَدْ
جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ ۴ حِكْمَةٌ ۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ ۵
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۶ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ
مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ ۷ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ
هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ ۸ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ
وَّازْدُجِرَ ۝ ۹ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ ۱۰ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ
مُّنْهَمِرٍ ۝ ۱۱ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ ۱۲

پاس — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند ۝ ۱ اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ جادو
ہے چلا آتا ۝ ۲ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پا چکا ہے ۝ ۳ اور
بیشک ان کے پاس وہ خبریں آئیں جن میں کافی روک تھی ۝ ۴ انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت پھر کیا کام دیں
ڈر سنانے والے ۝ ۵ تو تم ان سے منہ پھیر لو جس دن بلانے والا ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف
بلائے گا ۝ ۶ نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی ۝ ۷ بلانے والے کی
طرف لپکتے ہوئے کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے ۝ ۸ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے
بندہ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اسے جھڑکا ۝ ۹ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی
کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے ۝ ۱۰ تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے زور کے بہتے پانی
سے ۝ ۱۱ اور زمین چشمے کر کے بہا دی تو دونوں پانی مل گئے اس مقدار پر جو مقدر رکھی ۝ ۱۲

(پارہ ۲۷/ سورہ قمر ۵۴/ ۱ تا ۱۲ * ت : ک)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بیحد مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اس سورۃ کی پہلی آیت میں القمر کا کلمہ ہے اور یہی اس سورۃ کا نام ہے اس سورہ میں تین رکوع
۵۵ آیات ہیں۔ انشقاق قمر کے معجزہ کے رونما ہونے کے دور میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔

2922

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "دنیا کی مقررہ مدت میں اب اسی قدر وقت باقی ہے جتنا
(بروایت حضرت انسؓ)
اس دن سے سورج غروب ہونے میں باقی ہے" پھر فرمایا "میری بعثت اور قیامت یوں ملی ہوئی ہے" حضورؐ نے
اپنی دونوں انگلیوں سبابہ اور وسطیٰ سے اشارہ کیا۔ (بروایت سہل بن سعدؓ)۔ اس آیت میں یہی بتا دیا
کہ قیامت برپا ہونے کا اللہ تعالیٰ نے جو وقت متعین کیا ہے وہ اب قریب آلگا ہے * دیکھو چاند کو دو
ٹکڑے ہوتے تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اگر چاند دو ٹکڑے ہو سکتا ہے تو باقی تمام چیزیں خواہ کتنی ہی
بڑی ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی ٹوٹ پھوٹ سکتی ہیں۔

۲۔ ایک دفعہ مشرک اکٹھے ہو کر حضورؐ کی خدمت اقدس میں آئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ سچے ہیں تو چاند کو دو
ٹکڑے کر دکھائیے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر میں ایسا کر دوں تو کیا ایمان لے آؤ گے وہ بولے ضرور۔ اس
رات کو چودھویں تاریخ تھی اللہ کے پیارے رسول نے اپنے رب سے عرض کی کہ کفار نے جو مطالبہ کیا
ہے اسے پورا کرنے کی توفیق دی جائے چنانچہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ حضورؐ اس وقت مشرکین کا نام
لے لے کر فرما رہے تھے اے فلاں اے فلاں اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو اور اس بات پر گواہ
رہنا تمہاری فرمائش پوری ہو گئی" * انھوں نے اس معجزہ کا خود مطالبہ کیا تھا کہ اگر یہ معجزہ
انھیں دکھا دیا جائے تو وہ ضرور ایمان لائیں گے لیکن جب یہ معجزہ ظہور پذیر ہوا تو ان کو
ایمان کی توفیق نہ ہوئی۔ الٹا کہنے لگے کہ یہ ایک بڑا زبردست جادو ہے۔ (ضیاء القرآن)

۳۔ ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات کو قرار آجاتا ہے * انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن مجید کی اور دیکھ لینے کے باوجود قدرت خداوندی کی تکذیب کی اور
وحی کی پیروی نہ کی بلکہ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے رہے۔ یہ کافروں کی پرانی عادت ہے کہ وہ وحی کو
چھوڑ کر اتباع خواہشات کرتے ہیں * ہر امر اپنی انتہا پر ٹھہرا ہوا ہے دنیا میں ناکامی اور کامیابی
اور آخرت میں بدبختی اور خوش نصیبی اپنی انتہا پر پہنچی ہوئی ہے۔ بعض نے کہا کہ تصدیق اور تکذیب
کرنے والوں میں سے ہر ایک کا قول قائم اور برقرار رہے گا یعنی کی حقیقت ثواب و عذاب کی شکل میں معلوم ہو جائے گی

۴۔ "اور ان لوگوں کے پاس (گزشتہ اقوام کی) خبریں اتنی پہنچ چکی ہیں کہ ان میں کافی عبرت ہے" یعنی کفار مکہ کے
پاس قرآن میں اقوام گزشتہ کی خبریں اور دوسری زندگی کی اطلاعات آچکی ہیں جو نافرمانیوں سے باز رکھنے
کے لئے کافی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن میں بری باتوں سے روکا گیا ہے اور نصیحت کر دی گئی ہے اور گزشتہ

نافرمان امتوں کی ہلاکت کا بیان کر دیا گیا ہے نصیحت اندوزی اور نافرمانیوں سے باز داشت کے لئے

یہ کافی ہے

۵۔ اعلیٰ درجے کی دانشمندی ہے لیکن خوف دلانے والی چیزیں ان کو کچھ فائدہ ہی نہیں دیتی ہیں"

"حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ" انتہائی دانائی کی بات جس کے اندر کوئی کمی اور خرابی نہیں ہے * پیغمبر یا ڈرانا

ان کا نہ کرنا مفید نہیں ۔ مطلب یہ کہ کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔

۶۔ " سو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجئے " آپ ان سے رخ پھیر لیجئے آپ کی تبلیغ سے ان کو

کوئی فائدہ نہ ہوگا (آیت جہاد سے اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا) " جس دن ایک بلانے والا فرشتہ

ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا " یوم سے مراد قیامت کا دن ۔ پکارنے والے اسرافیل ہوں گے

جو صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر پکار رہے ہوں گے * انتہائی بری چیز کہ اس کی شکل معلوم نہ ہونے کی وجہ

ہونے کی وجہ سے لوگ اس کو جاننا بھی گوارا نہ کریں گے ۔ (تفسیر مظہری)

۷۔ " اس کے آواز دینے پر ٹڈیوں کی طرح اپنی اپنی قبروں سے نکل کر عدالت کی طرف مجبوراً دوڑتے

چلے آئیں گے اور خوف و شرم کے مارے آنکھیں نیچی ہوں گی ۔ (تفسیر حقانی)

۸۔ دوڑتے ہوئے چلے جا رہے ہوں گے بلانے والے کی طرف ۔ کافر کہتے ہوں گے یہ بڑا سخت دن ہے "

تیزی سے (ایسے دوڑتے ہوئے کر) حکم کی خلاف ورزی کر رہے تھے نہ تاخیر کر رہے تھے * شدید ہولناک ان گنت ۔

۹۔ آپ کی قوم سے قبل قوم نوح نے بھی اس برگزیدہ رسول کی تکذیب کی تھی آپ کو کہا تھا آپ کو مجنون کہا گیا،

دشمنوں نے انہیں سختی سے جھڑکا اور دھمکی دی کہ اے نوح ! اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں رجم کر دیا جائے گا

۱۰۔ آخر کار آپ نے دعا کی ۔ ان لوگوں کے مقابل میں کمزور ہوں ۔ تو ہی ان کے مقابلے میں اپنے دین کی مدد فرما ۔

۱۱۔ منهمر کا معنی ہے کثیر ۔ یعنی اتنی مقدار میں پانی آج تک آسمان سے نہیں برسا تھا اور نہ

آئندہ برسے گا تیز بارش سے ۔ آسمان کے دروازے بادلوں کے بغیر ہی کھول دیئے گئے اور زمین اور آسمان

کا پانی مل گیا جس طرح کہ طے ہو چکا تھا (فتحنا ابواب) آسمان کے دہانے کھول دیئے گئے تھے ([illegible])

۱۲۔ روئے زمین پر ہر طرف سے پانی ابلنے لگا حتی کہ آگ کے تنوروں سے بھی ابل رہا تھا * آسمان اور

زمین دونوں کا پانی * مقرر شدہ ۔ یعنی پھر دونوں پانی مل گئے ایک مقصد کے لئے جو پہلے مقرر ہو چکا تھا ۔ (ابن کثیر)

لغوی اشارے ۞ اِقْتَرَبَتْ : وہ پاس آ گئی ۞ اِنْشَقَّ : وہ پھٹ گیا ۞ مُسْتَمِرٌّ :
قدیمی، ہمیشہ کا ۞ مُزْدَجَرٌ : جھڑکی، جھڑکنے اور روکنے کا سامان ۞ بَالِغَةٌ : پہنچی ہوئی ۞
تُغْنِ : وہ کام آوے، وہ کفایت کرے ۞ نُكُرٍ : ناپسندیدہ، انجان چیز ۞ خُشَّعًا : عاجزی
کرنے والے ۞ اَجْدَاث : قبریں ۞ مُهْطِعِيْنَ : سر جھکائے تیزی سے دوڑنے والے ۞
عَسِرٌ : دشوار، سخت، مشکل ۞ مُنْهَمِرٍ : خوب برسنے والا ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں حاشر ایک نام ہے جس کے معنی
ہیں کہ حشر جن کے قدموں پر برپا ہو ۞ دنیا کے خاتمے کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ پچھلے پیغمبر سے واپس ہوتی جا رہی ہے
۞ مکہ میں چاند دو مرتبہ ٹکڑے ہوا (مسلم) ۞ شق القمر کا واقعہ عہد رسالت میں وقوع پذیر ہوا ۞
جب چاند پھٹا تو اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا
(مسلم) ۞ حضرت ابن مسعودؓ نے جبل حرا کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا ۞

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝١٣ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝١٤
وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝١٥ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝١٦ وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝١٧ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ
وَنُذُرِ ۝١٨ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝١٩ تَنْزِعُ النَّاسَ
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝٢٠ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٢١ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝٢٢ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ۝٢٣ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ
اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝٢٤ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ
اَشِرٌ ۝٢٥ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝٢٦ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً
لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝٢٧ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ
شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝٢٨ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ۝٢٩ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٣٠

اور ہم نے سوار کر دیا نوح کو تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر ۝١٣ وہ بہتی جاتی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے
(یہ طوفان) بدلہ تھا اس (نبی) کا جس کا انکار کیا گیا تھا ۝١٤ اور ہم نے باقی رکھا اس (قصہ) کو نشانی
پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا ۝١٥ سو کیسا (خوفناک) تھا میرا عذاب اور (کیسے سچے تھے) میرے
ڈراوے ۝١٦ اور بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت پذیری کے لئے پس ہے کوئی نصیحت
قبول کرنے والا ۝١٧ عاد نے بھی جھٹلایا تھا پھر کیسا (خوفناک) تھا میرا عذاب اور میرے ڈراوے
۝١٨ ہم نے ان پر تیز و تند آندھی بھیجی ایک دائمی نحوست کے دن میں ۝١٩ وہ اکھاڑ کر پھینکتی تھی لوگوں کو
گویا وہ ٹنڈ ہیں اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ۝٢٠ پس کیسا (سخت) تھا میرا عذاب اور (کیسے سچے تھے) میرے ڈراوے ۝٢١
اور بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت پذیری کے لئے پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا ۝٢٢
ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ۝٢٣ پھر وہ کہنے لگے کیا ایک انسان جو ہم ہی میں سے ہے (اور) اکیلا ہے ہم اس کی
پیروی کریں پھر تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں مبتلا ہو جائیں گے ۝٢٤ کیا اتاری گئی ہے وحی اس پر ہم سب میں سے (یہ کیونکر ہو سکتا ہے)
بلکہ وہ بڑا جھوٹا شیخی باز ہے ۝٢٥ کل انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا شیخی باز ہے ۝٢٦ ہم بھیج رہے ہیں اونٹنی
ان کی آزمائش کے لئے پس (اے صالح!) ان کے انجام کا انتظار کرو اور صبر کرو ۝٢٧ اور انہیں آگاہ کر دیجئے

ہے — پانی تقسیم کر دیا گیا ہے ان کے درمیان — سب اپنی اپنی باری پر حاضر ہوں ۝٢٨ پس ثمودیوں نے بلایا اپنے ایک ساتھی (قدار) کو پس اس نے وار کیا
اور (اونٹنی کی) کونچیں کاٹ دیں پھر (معلوم ہے) کیسا تھا میرا عذاب اور میرے ڈراوے ۝٢٩ ہم نے بھیجی ان پر ایک چنگھاڑ پھر وہ اس طرح

۱۳۔ " اور ہم نے نوح کو سوار کیا تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر ۔" معلوم ہوا کہ نجات میں اصل حضرت نوح علیہ السلام تھے ، اور باقی مومن ان کے طفیل ۔ آپ کشتی کے وصف میں آپ نے یہ کشتی ستاروں اور کیلوں کی بنائی تھی ۔ ہوا ۔ " کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی " ۔ یعنی وہ کشتی ہماری حفاظت کی وجہ سے محفوظ رہی ورنہ پانی کی طغیانی بہت تھی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ کنارہ میں لکڑیوں وغیرہ سے کشتی کا کام لینا چاہتے تو بھی ہرگز نہ بچ سکتے کیونکہ وہ رب کی حفاظت میں نہ تھے " اس کا صلہ جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا ۔ " ان سے مراد نوح علیہ السلام ہیں کیونکہ ان کا قوم نے انکار کیا تھا ۔ یعنی یہ نجات اصل میں تو نوح علیہ السلام کو دی گئی ان کے طفیل ان کے اتباع کرنے والے مومنوں کو ۔

۱۵۔ اس کشتی کو نشانی ہم نے مدت تک باقی رکھا ۔ چنانچہ حضور کے بعض صحابہ نے اس کشتی کو دیکھا ۔ (روح وخزائن وغیرہ) یا قیامت تک کشتیاں اس عذاب کی یادگار ہیں کیونکہ کشتی کے موجد نوح علیہ السلام ہیں ۔ اس واقعہ کو قرآن میں نشانی کہہ کے ذکر فرمایا ۔ مگر پہلے معنی زیادہ قوی ہیں ۔

۱۶۔ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میری دھمکیاں

۱۷۔ " اور بے شک ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لئے آسان فرما دیا ۔" اس سے پتہ لگا کہ قرآن صرف یاد کرنے کے لئے آسان ہے مسائل نکالنے کے لئے نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور تشریف نہ لاتے اور رب حضور کو قرآن نہ پڑھاتا ۔ رب فرماتا ہے " الرحمن علم القرآن " " تو ہے کوئی یاد کرنے والا " ۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی تلاوت عبادت ہے قرآن کی تعلیم اس کا سیکھنا عبادت ۔ قرآن میں غور کرنا عبادت ۔ اسے حفظ کرنا عبادت دوسرے یہ کہ قرآن یاد کرنے والے کی غیبی مدد ہوتی ہے اس امداد کی برکت سے وہ یاد ہو جاتا ہے علماء کی مدد رب فرماتا ہے تو وہ تفسیریں لکھ لیتے ہیں

۱۸۔ " عاد نے جھٹلایا " ہود علیہ السلام کو " اسی باعث ان پر عذاب آیا ۔ " تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ۔ (نور العرفان)

۱۹۔ " ہم نے ان پر ایک تند ہوا چھوڑ دی ایک دوامی نحوست کے دن " صرصر بہت تیز پرخطر گرجدار

2927

طوفان باد، دشمنوں کے لئے منحوس۔ یہ مطلب کہ وہ دن اتنی مدت تک قائم رہا جب تک ان کو ہلاک
نہیں کر دیا گیا یا وہ چھوٹوں بڑوں بچوں بوڑھوں سب کے لئے منحوس تھا کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔

۲۰۔ " وہ ہوا لوگوں کو اس طرح اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک رہی تھی کہ گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجور کے درختوں
کے تنے ہیں"۔ طوفان ان لوگوں کو ان کے گھروں سے اکھاڑ کر باہر لا کر سر کے بل پٹک دیتا تھا کہ گردنیں
ٹوٹ جاتی تھیں۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ لوگ پہاڑوں کی گھاٹیوں میں اور غاروں میں گھس گئے
اور باہم چمٹ گئے تھے لیکن طوفان ان کو وہاں سے بھی اکھاڑ لایا اور باہر لا کر زمین پر پٹک دیا۔
طوفان نے ان دوا دوں کے سروں کو دھڑ سے جدا کر دیا تھا اور جسم بغیر سر کے رہ گئے تھے اس لئے ان کے
بے سر کے دھڑوں کو اعجاز نخل فرمایا۔

۲۱۔ " سو دیکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا"۔ عذاب کی عظیم ہولناکی بتانے کے لئے یہ بات
مکرر ذکر کی۔ عذاب دنیا نے ان کو گھیر لیا تھا اور آخرت میں بھی وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۲۲۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔

۲۳۔ " ثمود نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی"۔ "النذر" بہت سے ڈرانے والے یا انبیاء جو عذاب سے ڈرانے والے تھے۔

۲۴۔ " اور کہنے لگے کیا ہم ایسے شخص کا اتباع کریں گے جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے"
(اگر ہم نے ایسا کیا تو اس صورت میں ہم بڑی غلطی اور پاگل پن میں جا پڑیں گے)۔ یعنی ہم اپنی ہی جنس
کے ایک آدمی کا جو فرشتہ نہیں ہے۔ (اور) جس کو نہ مال میں ہم پر برتری حاصل ہے نہ مرتبہ میں (کیا اس کی)
ہم اتباع کریں۔ اکیلا تنہا جس کا کوئی تابع نہیں اگر ہم نے اس کی اتباع کیا تو اس صورت میں
ہم بڑی غلطی اور دیوانگی میں جا پڑیں گے۔

۲۵۔ " کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور بڑا شیخی باز ہے"۔ یعنی
کیا ہم میں سے اسی پر وحی نازل کی گئی باوجودیکہ ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اس سے زیادہ
وحی کے مستحق ہیں۔ بلکہ یہ بڑا دروغ گو ہے۔ اترانے والا۔ نبوت کا دعویٰ کر کے ہم سے اونچا
بننا چاہتا ہے۔ گویا ان لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی برتری کا انکار کیا پھر ایک بری
خصلت کا حامل قرار دیا۔

(تفسیر مظہری ۱۱ - ۲۰)

٢٦۔ "کل انھیں معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا متکبر ہے۔" یہ شدید دھمکی اور تنبیہ و وعید ہے۔

٢٧۔ "ہم بھیجنے والے ہیں ایک اونٹنی ان کی آزمائش کے لئے پس (اے صالحؑ!) ان کے انجام کا انتظار کرو اور صبر کرو۔" انہیں آزمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے مطالبہ پر چٹان سے ایک بہت بڑی اونٹنی نکالی تاکہ یہ حضرت صالح علیہ السلام کی صداقت کی دلیل بن سکے۔ پھر اپنے رسول صالحؑ سے ارشاد فرمایا دیکھتے رہنا (قوم والوں) کا کیا انجام ہوتا ہے اور صبر کیجیے حسن انجام اور دنیا و آخرت میں غلبہ آپ کو ہی نصیب ہوگا۔

٢٨۔ "اور انھیں آگاہ کر دیجیے کہ پانی تقسیم کر دیا گیا ہے ان کے درمیان سب اپنی اپنی باری پر حاضر ہوں" یعنی ایک دن ان کے لئے اور ایک دن اس اونٹنی کے لئے۔ "محتضر" مجاہدؒ کا قول ہے کہ جب وہ نہ ہوتی پانی حاضر ہے اور جب وہ اونٹنی ہو تو دودھ حاضر ہے۔

٢٩۔ "پس ثمودیوں نے بلایا اپنے ایک ساتھی (قدار) کو پس اس نے وار کیا اور (اونٹنی کی) کونچیں کاٹ دیں۔" مفسرین کے نزدیک (اس بلائے جانے والے کا) نام قدار بن سالف تھا یہ اپنی قوم کا بدبخت ترین آدمی تھا (اس نے) دست درازی کی۔

٣٠۔ "پھر (معلوم ہے) کیسا تھا میرا عذاب اور میرے ڈراوے۔" یعنی ان کا انجام۔ کفر کرنے اور میرے رسول کو جھٹلانے کی وجہ سے ان پر میرا عذاب کس طرح تھا۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ○ حَمَلْنٰهُ: ہم نے اس کو سوار کر لیا ○ اَلْوَاح: تختے ○ دُسُر: کیلیں، میخیں ○ مُدَّكِر: نصیحت کو یاد رکھنے والا ○ نُذُر: ڈرانا ○ رِيْح: ہوا ○ صَرْصَر: ہوا تند ○ نَحْس: منحوس ○ مُسْتَمِر: قدیمی، ہمیشہ کا، مضبوط ○ تَنْزِعُ: وہ اکھاڑ پھینکتی ہے ○ اَعْجَاز: جڑیں، تنے ○ مُنْقَعِر: جڑ سے اکھڑا ہوا ○ سُعُر: سودا، جنون ○ اَشِر: بڑائی مارنے والا ○ النَّاقَة: اونٹنی ○ اِصْطَبِرْ: تو قائم رہ، صبر کر ○ مُحْتَضَر: پانی کی وہ باری جس پر حصہ دار موجود ہوں ○ تَعَاطٰى: اس نے دست درازی کی ○ عَقَرَ: اس نے کونچیں کاٹ دیں ○ (القمر

تفہیمی خلاصہ ○ ہر نبی اپنی امت کے لئے نعمت و رحمت ہوتا ہے ○ کشتی نوح کا بچ رہنا حضرت نوحؑ کا معجزہ ہے ○ عاد سے مراد حضرت ہودؑ کی قوم ہے ○ اللہ تعالیٰ کی رحمت غالب ہے ○ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی قراءت کو آسان

2424

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ○ ٣١
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○ ٣٢ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ○ ٣٣
إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ○ ٣٤ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا
كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ○ ٣٥ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ○ ٣٦
وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ○ ٣٧
وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ○ ٣٨ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ○ ٣٩
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ○ ٤٠ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ○ ٤١
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ○ ٤٢ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ
أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ○ ٤٣ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ○ ٤٤
سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ○ ٤٥

(پھر تو) ہم نے ان پر ایک زور کی چیخ کا عذاب بھیجا پھر تو وہ ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی
باڑ کا چورا ○ ۳۱ اور البتہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سمجھنے والا ○ ۳۲
قوم لوط نے بھی ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا تھا ○ ۳۳ (پھر تو) ہم نے ان پر پتھر برسانے لوط کے خاندان
کے سوا کہ ان کو تو ہم نے ○ ۳۴ صبح ہوتے بچا لیا (اپنی عنایت سے) جو شکر کرتا ہے ہم اس کو ایسا ہی بدلہ
دیا کرتے ہیں ○ ۳۵ اور البتہ لوط نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا پھر وہ خوف کی بات کو
جھٹلانے لگے ○ ۳۶ اور وہ اس سے مہمانوں کو چھیننے لگے پھر تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ کر دیں
(اور کہہ دیا کہ) اب ہمارے عذاب و ڈرانے کے مزے چکھو ○ ۳۷ اور صبح سویرے سے ان کو اٹل
عذاب نے آلیا ○ ۳۸ کہا گیا لو اب ہمارے عذاب و ڈرانے کے مزے چکھو ○ ۳۹ اور البتہ ہم نے
سمجھنے کے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سمجھنے والا ○ ۴۰ اور البتہ فرعون کے خاندان
کے پاس بھی ڈر سنانے والے آئے تھے ○ ۴۱ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا پھر ہم نے
ان کو بڑی زبردست پکڑ سے پکڑا ○ ۴۲ کیا (اے اہل مکہ) تمہارے منکر ان سے کچھ بہتر ہیں کیا
تمہارے لئے دفتروں میں معافی (لکھی) ہے ○ ۴۳ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم زبردست جماعت ہیں ○ ۴۴
جلد یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی ○ ۴۵

(پارہ ۲۷ / سورہ قمر ۵۴ / ۳۱ تا ۴۵ / ت: ح)

۳۱۔ "بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ بھیجی" یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز "جبھی وہ ہوگئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی" یعنی جس طرح چرواہے اپنی بکریوں کی حفاظت کے لئے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنا لیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روندکر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے یہ حالت ان کی ہوگئی۔

۳۲۔ "اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا"

۳۳۔ لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

۳۴۔ "بے شک ہم نے ان پر" اس تکذیب کی سزا میں "پتھراؤ بھیجا" یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے "سوائے لوط کے گھر والوں کے" یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں "ہم نے انہیں پچھلے پہر" یعنی صبح ہونے سے پہلے "بچالیا"

۳۵۔ "اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یونہی صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے" اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا۔ اور شکر گزار وہ ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرے

۳۶۔ "اور بے شک اس نے" یعنی لوط علیہ السلام نے "انہیں ہماری گرفت سے" یعنی ہمارے عذاب سے "ڈرایا"

۳۷۔ "تو انہوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا" اور ان کی تصدیق نہ کی "انہوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا" اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان میں دخیل نہ ہوں انہیں ہمارے حوالے کردیں اور یہ انہوں نے بُرے فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انہیں چھوڑ دیجئے گھر میں آنے دیجئے جب وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی۔ "تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں" فوراً وہ اندھے ہوگئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہوگئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا چہرے سپاٹ ہوگئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کردیا۔ "فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان" جو حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے۔

(تفسیر مظہری)

۳۸ - تڑکے کے وقت جب رات کا آخری وقت گزر رہا تھا اور دن شروع ہو رہا تھا ان پر لازوال عذاب آ گیا
یعنی مستقل جاری - وہ عذاب جو مرنے کے بعد بھی قائم رہا - مستقل جاری عذاب قبر اور پھر والی دوزخ -

۳۹ - اور ہم نے کہا تو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو

۴۰ - اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے

۴۱: اور فرعون کے ساتھیوں کے پاس بھی ڈرانے کی بہت سی چیزیں پہنچیں "النذر" سے مراد ہیں حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارونؑ اور ان کے ساتھی - بعض کے نزدیک وہ معجزات مراد ہیں جو فرعون اور فرعونیوں کو ڈرانے کے لئے حضرت موسیٰؑ نے پیش کئے تھے - صرف آل فرعون کا ذکر کیا (اس لئے کہ) اصل فرعون ہی تھا اس لئے اس کے ذکر کی ضرورت نہ تھی -

۴۲: ان لوگوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے زبردست قدرت والے کی پکڑ کی طرح ان کو دھر پکڑا" "آیات" سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ ۹ احکام ہیں*
ہم نے ان کو دھر پکڑا - دریا میں غرق کر دیا پھر دوزخ میں داخل کر دیا -

۴۳ "کیا تم میں کے کافر ان گزشتہ کافروں سے کچھ بہتر ہیں یا تمہارے لئے آسمانی کتابوں میں کوئی معافی آ چکی ہے" قبیلہ قریش کے یہ کافر، قوم نوحؑ، عاد، ثمود، قوم لوط، آل فرعون سے قوت، تعداد یا عند اللہ مرتبہ اور دین کیا بہتر ہیں (یقیناً) یہ لوگ ان سے بہتر نہیں ہیں تو پھر جو عذاب اقوام مذکورہ پر نازل ہوا اس سے یہ لوگ کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں -

۴۴ - "یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت ایسی ہے جو غالب ہی رہیں گے" یعنی (ہم) مضبوط اور محفوظ ہیں کوئی ہم تک پہنچنے کا ارادہ بھی نہیں کر سکتا یا دشمنوں سے ہم انتقام لیتے اور غالب آتے ہیں کوئی ہم پر غالب نہیں آ سکتا -

۴۵ - "عنقریب ان کی یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑے گی" یقیناً اس سے مراد شکست قریش کی جماعت ہے

لغوی اشارے ⊙ هَشِيم : سوکھی جھاڑی اور کانٹے ٹوٹے ہوئے ریزہ ریزہ ⊙ مُحْتَظِر :
ریوڑ کے لئے باڑ بنانا ⊙ حَاصِبًا : پتھروں کی بارش، سخت آندھی ⊙ بِسَحَرٍ : پچھلی رات ⊙
بَطْشَتَنَا : ہماری پکڑ ⊙ تَمَارَوْا : انہوں نے جھگڑا کیا ⊙ رَاوَدُوهُ : انہوں نے اس سے گفت
وشنید کی۔ اس کو پھسلایا ⊙ طَمَسْنَا : ہم نے مٹا دیا، بے نور کر دیا ⊙ مُقْتَدِرًا : ہر طرح کی قدرت
والا ⊙ يُهْزَمُ : شکست دے جائیں گے ⊙ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊙ دل جیسے خشک ڈھنگروں جیسے اونٹوں اور مویشیوں کے لئے باڑ بناتے
تھے ⊙ بحکم الٰہی حضرت جبرئیل نے لوط قوم کی بستیوں کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں
سے اوندھا الٹا دیا ⊙ حضرت لوط کی قوم میں سے آپ پر کسی نے ایمان نہ لایا حتیٰ کہ آپ کی زوجہ
بھی محروم رہی ⊙ عذاب سے پہلے قوم والوں کو عذاب سے ڈرایا گیا ⊙ حضرت جبرئیل میکائیل
اور اسرافیل خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں حضرت لوط کے پاس مہمان بن کر آئے تھے ⊙
قوم لوط کی آنکھیں پہلے بصارت سے محروم کر دی گئیں ⊙ فرعون کی قوم نے حضرت موسیٰ وہارون
کے معجزات کو جھٹلایا تھا اس وجہ سے غضب الٰہی کے شکار ہوئے ⊙ استغفار کسی حال میں ساقط
نہیں ہوتا ⊙ شکر گزار کو خدا سے خاص عطا ہوتی ہے ⊙

اکرم ڈب

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝٤٦ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي
ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝٤٧ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ
سَقَرَ ۝٤٨ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝٤٩ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ
بِالْبَصَرِ ۝٥٠ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝٥١ وَكُلُّ شَيْءٍ
فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝٥٢ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝٥٣ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝٥٤ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٥٥

ان کے وعدہ کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے ۝۴۶ بے شک
گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ۝۴۷ اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب
آگ کا مزہ چکھو ۝۴۸ ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے ۝۴۹ اور ہمارا حکم تو آنکھ کے
جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے ۝۵۰ اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو
کوئی ہے کہ سوچے سمجھے ۝۵۱ اور جو کچھ انہوں نے کیا اعمال ناموں میں ہے ۝۵۲ ہر چھوٹا بڑا کام لکھ
دیا گیا ہے ۝۵۳ جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ۝۵۴ پاک مقام میں ہر طرح کی
قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں ۝۵۵

(پارہ ۲۷/ سورۃ القمر ۵۴/ ۴۶ تا ۵۵ * ت : ج)

۴۶۔ "بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے" بدر کی یہ شکست کفار کا پورا عذاب نہیں۔ پورا عذاب
تو قیامت میں ملے گا۔ "اور قیامت نہایت کڑوی اور سخت کڑوی ہے" قیامت کفار کے لئے
سخت، مومن کے لئے تو دیدار جمال حق کا دن ہے اسی لئے یہاں کفار کے عذاب کے ساتھ یہ فرمایا گیا

۴۷۔ "بے شک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں" دنیا میں بھی، قبر میں بھی، آخرت میں بھی کہ دنیا
میں انہیں راہ حق نہیں ملتی، قبر میں نکیرین کے سوالات کے جواب نہیں دے سکیں گے اور آخرت
میں جنت کی راہ نہ پاسکیں گے۔

۴۸۔ "جس دن آگ میں اپنے مونہوں پر گھسیٹے جائیں گے" معلوم ہوا کہ مومن گنہگار اگرچہ
کچھ مدت کے لئے دوزخ میں رکھے جائیں گے مگر اس ذلت سے محفوظ ہوں گے کیونکہ یہ کفار کا عذاب
بیان ہوا۔ "اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ" (نور العرفان)

۴۹ - "بے شک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی" حسب اقتضائے حکمت

۵۰ - "اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک مارنا" جس چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہو جاتی ہے (کنز الایمان)

۵۱ - ہم نے اپنی قدرت و جبروت سے اے کفار قریش تم جیسے بہت گروہ غارت کر دیے پھر کوئی سمجھنے والا ہے یعنی پھر تم کو کیا اس بات کی کوئی سی بات حاصل ہے جو پہلوں کی سی نہ ہوئی۔

۵۲ - جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ سب دفتر اعمال میں موجود ہے اس لکھنے اور دفتر اعمال کی کیفیت ہم کئی بار بیان کر آئے ہیں کہ وہ لکھنا اس دوات قلم سے نہیں نہ وہ دفتر دنیا کے کاغذوں پر ہے

۵۳ - ہر بات چھوٹی اور بڑی سب لکھی ہوئی ہے۔

۵۴ - مقبول بندوں کا ذکر فرمایا جا رہا ہے وہ جنتوں میں ابدی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے میٹھے پانی، شراب طہور، صاف و مصفیٰ شہد اور تازہ دودھ کی نہریں بہہ رہی ہوں گی

۵۵ - "بڑی سچی بیٹھک میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے پاس (اچھے) یوں لکھا" حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو صفت صدق سے موصوف فرمایا ہے اس لئے وہاں اہل صدق ہی کو بیٹھنے کی جگہ ملے گی۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⊖ أَدْهَىٰ: بڑی آفت ⊖ أَمْرُنَا: اس نے حکم دیا ⊖ سَقَرَ: دوزخ کا ایک طبقہ کا نام ہے آگ ⊖ أَشْيَاعَكُمْ: تمہارے ساتھ والے ⊖ مُدَّكِر: نصیحت کو یاد رکھنے والا ⊖ زُبُرًا: پارہ پارہ ⊖ مَقْعَدِ: بیٹھنے کی جگہ ⊖ مَلِيكٍ: بڑا بادشاہ ⊖ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہر چیز تقدیر سے ہے حتیٰ کہ نادانی اور عقلمندی بھی" (مسلم) ⊖ فرمایا: "اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہ بن اگر تجھے کوئی نقصان پہنچ جائے تو کہہ دے جو اللہ نے چاہا مقدر کیا تھا اور جو چاہا کیا اور یہ نہ کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہوتا کیونکہ اس طرح "اگر" کہنا شیطان کے عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے" (مسلم کتاب القدر)